

تعریف و تبصرہ

تذکرہ مصنفوں درس نظامی : مصنف : اختر راہی

طبع : حمایت اسلام ، سلیمانیت : ۶۱۹۲۵ ، صفحات : ۲۴۲

قیمت : پچھروپے . ناشر : مسلم اکادمی لاہور .

پاکستان میں مدارس عربیہ کے بارے میں تحقیق و تصنیف کی مزدوری کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ مسلم اکادمی لاہور نے اس کی طرف توجیدی ہے اور وہ اس کام کو بحث و تجویز انجام دے رہی ہے۔ اکادمی نے اس سے پہلے "جائزہ مدارس عربیہ میزبانی پاکستان" پیش کر کے اپنے علم میں اپنا مقام پیدا کر دیا ہے۔ اب اکادمی نے اسی سلسلے کی دوسری تصنیف "تذکرہ مصنفوں درس نظامی شائع کی ہے۔

کتاب کے آغاز میں درس نظامی کا مختصر تعارف اور درس کے نصاہب میں شامل کتب کی فہرست دی گئی ہے۔ اس کے بعد الف بائی ترتیب سے ان کتب کے مصنفوں کے مختصر حالات زندگی اور ان کی دیگر تصنیفات کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ایسی معلومات کو بیکھارنے میں راشی صاحب نے خاصی محنت کی ہے اور وہ ہم سب کی طرف سے مبارک بار کے مستحق ہیں۔

اس موضوع پر یہ پہلا اور واحد کتاب ہے۔ اس سے قبل اس کے کچھ مندرجات متفاہیں کی وجہ میں ایجاد رکراچی، الحجت داکوڑہ خٹک اور محدث (لاہور) میں شائع ہو چکے ہیں۔ چونکہ موضوع نیا ہے اور قسمی سے پاکستان میں اس موضوع میں دلچسپی یعنی والوں کی تعداد کم ہے اور اس وجہ سے معلومانہ وسائلی بھی کمیاب ہیں اس لئے کتاب اکثر مقامات پر قشیدہ رکھی ہے کتاب کے مطالعے سے یہ تاثر ہتا ہے کہ ایسی تصنیف جتنا دلت اور ملکہ بینی چاہتی تھی وہ اسے مل نہیں سکی۔

غیر حصني خصوصاً مالي علامات کے ذكر کے بے حد تسلسلہ ہیں۔ مالي علامات کے ذکر دوں شلاؤں فرون کی
الدینیات المذہب، احمد بابا کی نیل الابتهاج اور مختلف کی شجرات النور الزکریہ سے قطعاً استفادہ
نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مالي علامات کے حالت میں ان کی تصنیفات کے اندراجات میں بھی غلطیاں ہوتی
ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۵ پر این حاجب کی تصنیف منتہی انسول والامن فی علمی الاصول والجدل کو
منتہی السوال والامال کہا ہے، بیان اسکی تمام غلطیوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح مشہور
حنفی فقیر ابو جعفر احمد طحاوی (ص ۳۶ - ۲۹) کی تصنیف میں اختلاف الفقہاء کا ذکر نہیں ہے۔
یہ کتاب حال ہی میں ادارہ تحقیقات اسلام آباد نے شائع کی ہے۔ بوستا ہے رایہ حاجب کو
اس کے علامہ طحاوی کی تصنیف پر نہ میں شک، بلکہ وہ اسی طرح اس کی وضاحت کر سکتے تھے
جیسے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے منسوب "أصول انشاشی" کا ذکر کر کے اس کے باقی میں
علامات کا اختلاف نقل کر دیا ہے (ص ۵۸)۔

دوسری بات جو اس کتاب میں بے حد کھلتی ہے وہ اس کے حواشی کے اندراجات کا طریقہ ہے جو
انتہائی غیر قابل بخش ہے۔ ان میں مولہ کتاب کے بارے میں مکمل معلومات نہیں اور یہ اس طرح اور بھی
معیوب ہو گئی ہے کہ کتابیات میں ان تمام کتابوں کا احصاء نہیں کیا گیا جو حواشی میں ذکور ہیں۔ کتابیات
کے اندراجات بھی نامکمل ہیں۔ خصوصاً سائل کے مقالات کے حوالے بالکل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ کتابیات
میں بعض ایسے مراجع کا ذکر نہ ہوا جن کے بغیر کوئی بھی تحقیقی کتاب مکمل نہیں ہو سکتی تعب نیچر ہے۔ مثلاً
کے طور پر بر و کلمان کی تاریخ اور بیان کا کہیں ذکر نہیں۔ یہ کتاب اصل جرمن میں ہے لیکن اس کا اعلیٰ
ترجمہ حواشی اور اضافے کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کی کوئی جلدی آچکی ہیں۔

کتابت و طباعت کا معیار انتہائی غیر قابل بخش ہے۔ موظفوں کی اہمیت اور منصب کی محنت کے لحاظ
سے یہ کبی بے حد کھلتی ہے۔

ٹاہم = اتنی ایسی ہیں کہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ان سے اس کتاب
کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔ کتاب اس لائق ہے کہ درسوں کے نواب میں داخل کی جائے اور تمام کتب خازن
میں اسے رکھا جائے۔